فلپائن سے آنے والے غیر از جماعت مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات

آج ملاقات کرنے والوں میں ملک فلپائن (Philipine) سے آنے والے پانچ غیر از جماعت مہمان بھی شامل تھے۔ ان میں سے ایک ''ایشین اینڈ اسلامک سٹڈیز'' کے پروفیسر Mr. Eddie Laoja ہیں جو Western Mindano سٹیٹ یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں۔

ایک مہمان Mr. Gumaile Alim صاحب تھے جو فلپائن میں غیر سرکاری تنظیموں کی آرگنائزیشن کے چیئرمین ہیں۔

ایک دوست Mr. Yol Olaya تھے جو UNO کے تحت شعبہ تعلیم میں کام کرتے ہیں۔ چوتھے مہمان Mr. Caesar Jimlok تھے جو میڈیکل ٹیکنالوجسٹ ہیں۔ پانچویں مہمان Mr. Baratucal Caudang سابق سیکرٹری ایجوکیشن رہے ہیں اور ایک سٹیٹ کے اٹارنی جنرل بھی رہ چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ان مہمانوں سے تعارف حاصل کیا اور ان کا حال دریافت فرمایا اور مختلف موضوعات پر گفتگو فرمائی۔

۞...... **ایک مہمان کے اس سوال پر کہ ختمِ نبوّت کا عقیدہ عام لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا۔ مسلمان پڑھے لکھے نہیں ہیں وہ اس مسئلہ سے الجھ جاتے ہیں تو پھر اس کو کیوں اٹھایا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا:** ہم کب کہتے ہیں کہ اس کو اٹھایا جائے۔ ہم تو نہیں اٹھاتے۔ جب لوگ علماء کے پاس جاتے ہیں اور وہ اس سوال کو اٹھاتے ہیں تو پھر ہم جواب دیتے ہیں۔ جب کوئی پوچھے، سوال کرے تو پھر اُسے جواب دے کر سمجھانا پڑتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم تو صاف اور سیدھی بات کہتے ہیں کہ آپ مسلمان ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدیؑ کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق آچکے ہیں اور امام مہدیؑ کے مبعوث ہونے کے ساتھ جو نشانات وابستہ تھے وہ پورے ہو چکے ہیں۔ اس لئے امام مہدیؑ کو مان لو اور بیعت کرلو۔ ڈاکٹر علیم صاحب فلپائن سے اس وفد کے ساتھ آئے تھے۔ حضور انور نے ڈاکٹر علیم صاحب کو ہدایت فرمائی کہ ان مہمانوں کو کتاب ''دعوۃ الامیر'' بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم تو یہ بھی نہیں کہتے کہ مسلمان Convert ہو کر احمدی ہوتے ہیں۔ یہ تو انگریزی زبان کی مجبوری ہے۔ ہم ہر اُس شخص کو مسلمان سمجھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے۔ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کر کے آپ کی جماعت میں داخل ہو جاؤ جو کہ اس زمانہ میں ایک نظم و ضبط کے ساتھ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام کر رہی ہے اور اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم کو ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔

۞...... **ایشین اسلامک سٹڈیز کے پروفیسر صاحب کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا** کہ ایشین اسلام کوئی علیحدہ اسلام تو نہیں ہے۔ اسلام تو ایک ہی ہے، ایک ہی خدا ہے اور ایک ہی نبی ہے اور ایک ہی کتاب قرآن کریم ہے۔ لوگوں نے اس کے علیحدہ علیحدہ گروپس اور ورژن بنائے ہوئے ہیں اور پھر آگے فرقے بن گئے ہیں۔

۞...... **ایک دوست نے سوال کیا کہ مسلمانوں کے آپس میں اختلافات کو کس طرح امن میں تبدیل کیا جاسکتا ہے؟**

حضور انور نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کی ایک ہی صورت ہے واپس اصل اسلام کی طرف آئیں۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات کی طرف لوٹیں، خدا تعالیٰ کی طرف آئیں۔ دین کی صحیح روح کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مسلمانوں کے باہمی اختلافات کو دُور کرنے کا علاج قرآن کریم اور احادیث میں تلاش کرنا چاہئے کہ یہ اختلافات کس طرح ختم ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے ہی یہ بتا دیا تھا کہ مسلمانوں کی یہ حالت ہوگی۔ ایک زمانہ آئے گا کہ یہ 72 فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک دوسرے کے خلاف ہوں گے۔ ان کی مساجد آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی اور ان میں سے فتنے اٹھیں گے۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ آنے والا مسیحؑ اور مہدیؑ حَکم و عدل بن کر آئے گا اور وہ اِن سب اختلافات کو ختم کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا تو آج ان سب اختلافات کو ختم کرنے کا آسان حل یہی ہے کہ اس مسیح و مہدیؑ کو قبول کریں جس کی آمد کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ اگر مسلمان اس کو سمجھ لیں تو یہ سب اختلافات کو ختم کرنے کا آسان حل ہے۔ اگر نہیں تو پھر ان کے لئے مشکل ہوگی اور یہ مزید اختلافات اور مشکلات کا شکار ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: اصل مسئلہ جو ہے جس کی وجہ سے مسلمان ہماری بات نہیں مانتے وہ ختم نبوت کا مسئلہ ہی ہے۔ ہم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری شرعی نبی مانتے ہیں۔ آپ کو خاتم النبیینؐ مانتے ہیں۔ دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ نے دوبارہ آنا ہے اور چونکہ وہ پرانے نبی ہیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُن کے آنے سے آپؐ کے خاتم النبیین ہونے میں فرق نہیں پڑے گا۔ جبکہ ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے اور درست نہیں سمجھتے۔ ہم کہتے ہیں کہ موسوی شریعت والا نبی مسلمان امت میں کس طرح آسکتا ہے۔ اگر پرانا آتا ہے تو وہ نبوّت کی مہر کو توڑتا ہے۔ جبکہ نیا آنے والا غیر تشریعی نبی ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آیا ہے اور وہ آپؐ کی نبوت کی مہر کو نہیں توڑتا۔ پس جو بات ہم پیش کرتے ہیں اُس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بہت بلند ہوتی ہے اور اسلام کو عزت ملتی ہے اور اسی سے اسلام کے غلبہ کے سامان ہونے ہیں۔

۞...... **ایک دوست نے سوال کیا کہ کس طرح جماعت احمدیہ میں شامل ہوا جاتا ہے۔ کیا طریق ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم ہے لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ کہ دین میں، مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔ ہر انسان کوئی بھی مذہب اختیار کرنے میں آزاد ہے۔ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کے لئے دس شرائط بیعت ہیں جو تمام اسلام کی تعلیمات پر مشتمل ہیں اور اسلام کی حقیقی تعلیمات کے عین مطابق ہیں۔

فلپائن سے آنے والے اِن غیر از جماعت مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات قریباً 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سبھی احباب کو ''اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ'' کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں اور شرف مصافحہ کے ساتھ ساتھ شرف معانقہ سے بھی نوازا۔ سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔